

ولادت
حضرت امام مہدیؑ

مہدیؑ

ولادت

حضرت امام مہدی علیہ السلام

نام کتاب : ولادت حضرت امام مہدی علیہ السلام
سنہ اشاعت : شعبان ۱۴۴۳ (مارچ ۲۰۲۲ء)
ناشر : ایسوسی ایشن آف امام مہدی علیہ السلام

فہرست

- ۵..... ولادت حضرت امام مہدی علیہ السلام
- ۷..... حجیت اور اعتبار اہل بیت علیہم السلام
- ۸..... پہلی دلیل: قرآن کریم اور وجود حضرت امام مہدی علیہ السلام
- ۱۳..... دوسری دلیل: ہر زمانہ میں ایک حجت کا وجود ضروری
- ۱۵..... تیسری دلیل: صبح قیامت تک بارہ امام ہوں گے
- ۱۶..... چوتھی دلیل: اول علی علیہ السلام آخری مہدی علیہ السلام
- ۱۹..... پانچویں دلیل: نام بنام تصریح
- ۲۳..... چھٹی دلیل: ایک ایک امام کی بشارتیں
- ۲۶..... ساتویں دلیل: علمائے اہل سنت اور ولادت حضرت امام مہدی علیہ السلام
- ۳۰..... آٹھویں دلیل: حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات
- ۳۱..... نویں دلیل: توقیعات
- ۳۳..... دسویں دلیل: راویان ولادت
- ۳۹..... امتحان اور شدید امتحان
- ۴۰..... ایک اور دلیل
- ۴۲..... آخری بات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الْعَصْرِ اَدْرِ كُنَّا وَاَرْشَدْنَا

ولادت حضرت امام مہدی علیہ السلام

آج کل مختلف انداز سے مختلف لوگ جن کو دنیا والے دانشور کے نام نہاد لقب سے یاد کرتے ہیں وہ دنیا کے مختلف گوشوں میں بے بنیاد اعتراض کر کے اپنی اسناد اور مناصب کے سایہ میں جدید اور ناپختہ ذہنوں کو یہ تاثر دینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت اور اس وقت ان کے موجود ہونے کی کوئی ٹھوس دلیل نہیں ہے۔

یہ عالمی پیمانے پر اعتراض اور سوال اس بات کا پتہ دے رہے ہیں دنیا کے تمام ظالم و جابر حکمرانوں کو اس بات کا باقاعدہ احساس ہے ایک دن حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور ان سب کی بساط الٹ کر رکھ دیں گے ان کو ان کے ظلم کی ضرور

سزا دیں گے۔ اگر دنیا کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا خوف نہ ہوتا تو اس قدر اعتراضات اور سوالات نہ ہوتے۔ کیونکہ جس بات سے کوئی خوف نہ ہو اس کی طرف کوئی توجہ بھی نہیں دیتا ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید اور یقینی حقیقت ہے جس میں دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی ذرہ برابر تبدیلی نہیں کر سکتی ہیں۔ وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور پر نور ہے دنیا کا عدل و انصاف سے بھر جانا ہے۔

اس وقت جو لوگ اعتراض کر رہے ہیں وہ خود کو مسلمان کہتے ہیں یعنی قرآن و حدیث پر یقین رکھتے ہیں۔ اس بنا پر ہماری یہ گفتگو قرآن و حدیث کی روشنی میں ہوگی۔ دنیا کا ہر ایک مسلمان قرآن کریم کی ایک ایک آیت کی حقانیت پر ایمان رکھتا ہے۔ قرآن کریم کی متعدد آیتیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول و فعل کو وحی خداوندی قرار دیتی ہیں ان کی ہر بات کو تسلیم کرنا لازم و ضروری قرار دیتی ہیں۔ یہاں صرف دو آیتوں کا تذکرہ کرتے ہیں:

● وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿١﴾ ۞ إِنَّ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿٢﴾ ۞ ﴿١﴾

”یہ اپنی خواہش سے کوئی کلام نہیں کرتے ہیں یہ تو بس وہی کہتے ہیں جو ان پر وحی ہوتی ہے۔“

● وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۗ

وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٤﴾^۱

”جو اللہ کا رسول تم کو دے اس پر عمل کرو اور جن باتوں سے منع کریں اس سے دور رہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ شدید عقاب والا ہے۔“^۲

ان آیتوں سے یہ بات خوب اچھی طرح واضح ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک بات خدا کی بات ہے اور ہر ایک بات پر عمل کرنا لازم و ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم میں خداوند عالم نے اس بات کی طرف بھی متوجہ کیا ہے قرآن کریم کی آیتوں کی وضاحت بھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ^۳

”اور ہم نے آپ پر ذکر نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لئے ان باتوں کی وضاحت کریں جو ان کے لئے نازل کی گئی ہیں۔“

حجیت اور اعتبار اہل بیت علیہم السلام

قرآن کریم کی حجیت اور اعتبار کلام اللہ ہونے کی بنا پر ہے۔ حضرت رسول

۱ سورہ الحشر، آیت ۷

۲ سورہ النحل، آیت ۴۴

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حجیت قرآن کریم کی آیتوں کی بنا پر ہے۔ اہل بیت علیہم السلام کی حجیت اور اعتبار قرآن کریم کی آیتوں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایتوں کی بنا پر ہے۔ روایتوں میں ”حدیث ثقلین“ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ جس میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت علیہم السلام کو قرآن کریم کے ہم وزن قرار دے کر یہ واضح کر دیا ہے کہ قرآن کریم کی آیتوں کی طرح اہل بیت علیہم السلام کی حدیثیں بھی حجت و معتبر ہیں۔ آیتوں میں ’آیت تطہیر‘ واضح طور پر اہل بیت علیہم السلام کے قول و فعل کو حجت قرار دے رہی ہے، ان کے معصوم ہونے کی مستحکم دلیل ہے۔ ذیل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت اور وجود پر گیارہ دلیلیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں:

پہلی دلیل: قرآن کریم اور وجود حضرت امام مہدی علیہ السلام

قرآن کریم کی متعدد آیتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر زمانہ میں خدا کی طرف سے ایک ہادی اور رہنما کا ہونا ضروری ہے۔

قرآن کریم میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق سیکڑوں آیتیں ہیں اختصار کے پیش نظر صرف تین آیتوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ یہ آیتیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود پر دلالت کرتی ہیں۔ اس وقت وہی موجود ہے جس کی ولادت ہو چکی ہے۔

① اِنَّمَا اَنْتَ مُنذِرٌ ۗ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۙ

”یقیناً آپ مندر ہیں اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی رہنما ہے۔“

نبوت اور امامت کی بحث تفصیل سے بیان ہو چکی ہے انسان کی رہنمائی و ہدایت کے لئے ایک الہی و آسمانی نمائندہ کی ضرورت ہے۔ یہ ضرورت کسی خاص قوم اور زمانہ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر زمانہ میں ایک الہی رہنما کا وجود لازم و ضروری ہے۔ اس آیت کے ذیل میں جناب ابن عباس سے روایت ہے۔

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

”میں مندر ہوں میرے بعد علی ہادی ہیں اے علی آپ کے ذریعہ ہدایت حاصل کرنے والے ہدایت یافتہ ہوں گے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی آیت کے سلسلہ میں روایت ہے:

”حضرت رسول خدا ﷺ مندر ہیں۔ علی ہادی ہیں اور خدا کی قسم قیامت تک ہم میں سے ایک ہادی ضرور ہے گا۔“

جب ہر زمانہ میں ایک ہادی کا وجود ضروری ہے تو اس وقت حضرت امام

مہدی علیہ السلام خداوند عالم کے معین کردہ رہنما اور ہادی ہیں جو زندہ اور موجود ہیں۔

﴿ ۲ ﴾ یُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ

۱ بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۲

۲ بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۳

كِرَّةَ الْكَافِرُونَ ﴿٨﴾

وہ (دشمنان دین) یہ چاہتے ہیں خدا کے نور کو اپنی پھونکوں سے خاموش کر دیں اور خدا اپنے نور کو تمام کر کے رہے گا چاہے کافروں کو ناگوار ہی کیوں نہ گذرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا:

”جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے اس وقت سے حجت خدا سے خالی نہیں رہی ہے ایک آگاہ حجت کا وجود ضروری ہے لوگ حق کو ختم کرتے رہیں اور وہ حق کو زندہ کرتا رہے۔“^۴

وہی حجت اور امام، حق کو زندہ رکھ سکتے ہیں، جو اس وقت موجود ہوں۔

﴿١﴾ وَإِنَّا أَنْزَلْنَاهَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنزِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا يَأْذِنُ رَبُّهُمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾

”ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا۔ اور آپ کو کیا معلوم شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس رات میں خدا کے

۱ سورہ صف، آیت ۸

۲ بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۳۷

۳ سورہ قدر، آیات ۱-۴

حکم سے تمام امور لے کر ملائکہ اور روح نازل ہوتے رہتے ہیں۔

تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں شب قدر حضرت رسول خدا ﷺ کے زمانہ سے مخصوص نہیں ہے۔ ہر زمانہ میں شب قدر ہے ماہ مبارک رمضان کی ایک رات ضرور شب قدر ہے۔

جس وقت حضرت رسول خدا ﷺ موجود تھے اس وقت ملائکہ اور روح حضرت رسول خدا ﷺ پر نازل ہوتے تھے اب جب حضرت رسول خدا ﷺ کے بعد بھی شب قدر موجود ہے تو کوئی حضرت رسول خدا ﷺ کی طرح ہونا چاہیے جس پر ملائکہ اور روح نازل ہوں۔

اب اس روایت پر غور کریں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت علی علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے:

تیمی اور عدوی حضرت رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آنحضرت ﷺ نہایت خضوع و خشوع سے سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ کی تلاوت فرما رہے تھے۔ ان دونوں نے کہا: اس سورہ کی بنا پر آپ اس قدر گریہ کیوں فرما رہے ہیں؟ فرمایا: جو کچھ میری آنکھیں اور دل دیکھ رہے ہیں، میرا دل دیکھ رہا ہے، میرے بعد کیا ہوگا؟

ان دونوں نے دریافت کیا: آپ نے کیا دیکھا اور کیا دکھایا گیا؟

اس وقت آپ نے زمین پر تحریر فرمایا تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ فِيهَا

يَاۤاٰذِنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ - اب کل امر کے بعد کوئی چیز باقی رہ گئی ہے؟

ان دونوں نے کہا: نہیں

آنحضرت نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کس پر نازل ہوں گے۔

انھوں نے کہا: آپ پر

فرمایا: ہاں

پھر فرمایا: کیا میرے بعد بھی شب قدر رہے گی؟

انھوں نے کہا: ہاں

فرمایا: کیا اس وقت بھی امر نازل ہوں گے؟

انھوں نے کہا: ہاں

فرمایا: کس پر نازل ہوں گے؟

انھوں نے کہا: نہیں معلوم!

فرمایا: اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور

فرمایا۔ اگر نہیں جانتے تو جان لو۔

”ان پر میرے بعد“۔^۱

جب شب قدر ہر دور میں باقی ہے تو ایک الہی نمائندہ کا وجود ضروری ہے جس پر

^۱ الکافی ج ۱، ص ۲۳۹، ح ۵

تمام امور نازل ہوں اور وہ تمام امور کو دریافت کرے۔ اس وقت وہ الہی نمائندہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں جو اس وقت موجود ہیں اور زندہ ہیں۔

دوسری دلیل: ہر زمانہ میں ایک حجت کا وجود ضروری

یہ زمین حجت خدا کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی ہے۔

نہایت معتبر و مستند محدث جناب کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے الکافی میں تین ابواب

۱ باب أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ

خدا کی حجت بغیر امام کے تمام نہیں ہو سکتی۔

۲ باب أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُوقُ مِنْ حُجَّةٍ

زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی ہے۔

۳ باب أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا رَجُلَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ

اگر زمین میں صرف دو مرد باقی رہیں گے تو ان میں ایک حجت خدا ہوگا۔

انہوں نے پہلے باب میں ۴۲ حدیثیں دوسرے باب میں ۱۳۳ حدیثیں تیسرے

باب میں ۵۵ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔ یہ روایتیں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام حضرت

امام محمد باقر علیہ السلام، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور حضرت

امام علی نقی علیہ السلام سے نقل فرمائی ہیں۔ اس طرح یہ ۲۲۲ روایتیں ۵۱۵ ائمہ علیہم السلام سے نقل

ہوئی ہیں ان تمام روایتوں کو ضعیف قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

أَلْحَبَّةُ قَبْلَ الْخَلْقِ وَمَعَ الْخَلْقِ وَبَعْدَ الْخَلْقِ ۱

حجتِ خدا مخلوق سے پہلے مخلوق کے ساتھ اور مخلوق کے بعد۔

اس دنیا میں سب سے پہلے جس نے قدم رکھا وہ حجتِ خدا جناب آدم علیہ السلام اور

سب سے آخر میں جو اس دنیا سے رخصت ہوگا وہ حجتِ خدا ہوگا۔

✽ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَا تَخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ ۲

خدا یا تیری یہ زمین تیری حجت کے وجود سے خالی نہیں رہ سکتی ہے۔

✽ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ أَجَلٌ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَتْرَكَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ عَادِلٍ ۳

خداوند عالم اس سے بزرگ و برتر ہے کہ زمین کو ایک امام عادل کے بغیر

چھوڑ دے۔

✽ ایک اور روایت میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

۱ الکافی، ج ۱، ص ۱۷۷

۲ الکافی، ج ۱، ص ۱۷۸

۳ الکافی، ج ۱، ص ۱۷۸

لَوْ بَقِيَتْ الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ لَسَاخَتْ
 اگر زمین پر حجت خدا نہ ہو تو زمین نابود ہو جائے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:



إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَمُوتُ مِنْ حُجَّةٍ وَأَنَا وَاللَّهُ ذَلِكَ الْحُجَّةُ

زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی ہے اور خدا کی قسم میں وہ حجت خدا ہوں۔

قرآن کریم کی آیتوں اور اہل بیت علیہم السلام کی روایتوں سے یہ بات پوری طرح واضح ہو گئی ہر زمانہ میں ایک حجت خدا کا وجود ضروری ہے۔ زمین حجت خدا کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی اگر اس وقت زمین اور یہ دنیا قائم ہے تو یقیناً ایک حجت خدا ضرور موجود ہے۔

تیسری دلیل: صبح قیامت تک بارہ امام ہوں گے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مضمون کی متعدد روایتیں مختلف مضامین کے ساتھ وارد ہوئی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صبح قیامت تک اس امت میں ۱۲ امام ۱۲ خلفاء بارہ امیر..... ہوں گے اور سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

جناب آیۃ اللہ آقائی لطف اللہ صافی طاب ثراہ نے اپنی نہایت گرانقدر کتاب

۱ الکافی، ج ۱، ص ۱۷۹

۲ الکافی، ج ۱، ص ۱۷۹

”منتخب الاثر في الامام الثاني عشر عليه السلام“ کے پہلے باب میں شیعہ اور سنی کتابوں سے ۲۷۱ حدیثیں نقل کی ہیں حضرت رسول خدا ﷺ کے بعد اس امت میں ۱۲ امام، امیر، خلیفہ ہوں گے۔

پہلی حدیث صحیح بخاری (جلد ۴ ص ۱۷۵ مطبوعہ مصر ۱۳۵۵ھ) سے اس طرح نقل کی ہے:

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ يَكُونُ
اِثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَهُمْ أَسْمَعَهَا فَقَالَ أَبِي إِنَّهُ قَالَ
كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

جابر بن سمرہ کی روایت ہے میں نے حضرت رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ”بارہ امیر ہوں گے“ اس کے بعد انھوں نے ایک جملہ فرمایا جس کو میں سن نہ سکا تو میرے والد نے فرمایا انھوں نے فرمایا: سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

اختصار کے پیش نظر تمام روایتیں نقل نہیں کر رہے ہیں اس مضمون کی روایتیں اس قدر زیادہ ہیں کوئی بھی پڑھا لکھا ان کا انکار نہیں کر سکتا۔

چوتھی دلیل: اول علی علیہ السلام آخری مہدی علیہ السلام

● امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا ﷺ سے یہ روایت نقل فرمائی ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: الْأُمَّةُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ
 أَوْلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَآخِرُهُمُ الْقَائِمُ هُمْ خُلَفَائِي وَ
 أَوْصِيَائِي وَأَوْلِيَائِي وَحُجَجُ اللَّهِ عَلَى أُمَّتِي بَعْدِي الْمَقَرُّ بِهِمْ
 مُؤْمِنِينَ وَالْمُنْكَرُ لَهُمْ كَافِرًا^۱

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہوں گے۔
 ان کے پہلے علی بن ابی طالب اور آخری قائم ہیں۔ یہ میرے خلفاء ہیں،
 میرے اوصیاء اور میرے اولیاء ہیں۔ میرے بعد میری امت پر خدا کی
 حجت ہیں۔ جو ان کا اقرار کرے وہ مومن ہے جو ان کا انکار کرے وہ
 کافر ہے۔

اس مضمون کی ۹۱ روایتیں آیۃ اللہ صافی طاب ثراہ نے اپنی کتاب ”منتخب
 الاثر“ میں ذکر فرمائی ہیں۔ اس طرح کی روایتیں اہل سنت کی کتابوں میں بھی موجود
 ہیں۔ ان روایتوں میں حضرت رسول خدا ﷺ کے بعد نہ صرف اماموں کی تعداد
 بتائی گئی ہے، بلکہ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ ان کا اول و آخر کون ہوگا؟ آئندہ وہ روایتیں
 بھی ذکر کریں گے، جن میں ان بارہ کے نام مع ولدیت کے بیان کئے گئے ہیں۔ یہ
 بات بھی ذہن میں رہے یہ روایتیں اماموں کے اس دنیا میں وجود میں آنے سے سیکڑوں
 سال پہلے بیان کی گئی ہیں ان روایتوں کے مطابق واقعات کا رونما ہونا اس بات کی
 بہترین دلیل ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ کو غیب کا علم تھا۔ ذیل میں ایک روایت

۱ کمال الدین، ج ۱، ص ۲۵۹

نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس روایت میں بارہ کی تعداد کے ساتھ ساتھ ان کے فضائل و مناقب ان کے وجود کے بعض اہم اثرات بھی بیان کئے گئے ہیں۔

جناب ابن عباس سے روایت ہے۔

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

”خداوند عالم کا ذکر اور میرا ذکر عبادت ہے۔ علی کا ذکر عبادت ہے، نسل علی کے اماموں کا ذکر عبادت ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور مجھے بہترین مخلوق قرار دیا: یقیناً میرا وصی تمام اوصیاء سے افضل ہے اور وہ یقیناً خدا کی حجت ہے اس کے بندوں پر۔ اس مخلوقات میں اس کا خلیفہ و نمائندہ ہے۔ میرے بعد ان کی نسل سے ہدایت کرنے والے امام ہیں۔ جن کی بنا پر خدا اہل زمین پر عذاب نازل نہیں کرتا ہے ان کی بنا پر یہ آسمان زمین پر گرنے سے رُکا ہوا ہے۔ ان کی بنا پر پہاڑ اپنی جگہ پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان کی بنا پر مخلوق بارش سے سیراب ہوتی ہے۔ ان کی بنا پر سبزیاں نمودار ہوتی ہیں۔ یہ اللہ کے برحق اولیاء ہیں۔ اور میرے سچے خلفاء ہیں ان کی تعداد مہینوں کی تعداد کے برابر ہے۔ مہینے بارہ ہیں ان کی تعداد موسیٰ بن عمران کے نقباء کے برابر ہے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ”وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ“ اس کے بعد فرمایا: اے ابن

عباس تم کیا سمجھتے ہو خدا نے جس آسمان اور بروج کی قسم کھائی ہے اس سے یہی آسمان اور بروج مراد ہیں؟

میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول اس سے کیا مراد ہے۔ فرمایا:
 ”سماء“ (آسمان) میں ہوں۔ بروج میرے بعد کے امام ہیں ان کے پہلے علی اور ان کے آخری مہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ ا

پانچویں دلیل: نام بنام تصریح

جیسا کہ عرض کیا گیا حضرت رسول خدا ﷺ نے اپنے بعد صبح قیامت تک نہ صرف اپنے جانشینوں کی تعداد معین فرمائی ہے بلکہ متعدد روایتوں میں ان جانشینوں کا نام بنام ذکر بھی فرمایا ہے۔

صاحب کتاب ”منتخب الاثر“ نے اپنی کتاب میں اس مضمون کی ۵۰ حدیثیں نقل فرمائی ہیں بعض حدیثیں اہل سنت کی کتابوں سے بھی نقل فرمائی ہیں اختصار کے پیش نظر صرف ایک حدیث کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ حدیث ”حدیث لوح“ کے نام سے مشہور ہے۔ اس حدیث کا صرف وہ حصہ نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جو بارہ اماموں سے متعلق ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت کی مناسبت سے جناب جابر بن عبد اللہ انصاری حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں مبارکباد پیش کرنے گئے ان

کے دست مبارک میں سبز رنگ کی ایک لوح (تختی) دیکھی جس میں سورج کے نور کی طرح عبارت تحریر تھی۔ عرض کیا: اے بنتِ رسول میرے والدین آپ پر قربان یہ لوح کیا ہے؟ فرمایا: یہ لوح خداوند عالم نے حضرت رسول خدا ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کی ہے اس میں میرے والد کا نام ہے۔ میرے شوہر کا نام ہے میرے بچوں کا نام ہے اور میرے اوصیاء فرزندوں کا نام ہے..... (اس کے بعد اماموں کا تذکرہ اس طرح ہے)

”..... میں نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا کہ اس کے دن مکمل ہوئے ہوں اور اس کی مدت تمام ہوئی ہو مگر یہ کہ میں نے اس کے لئے وصی معین کیا۔ میں نے آپ کو تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے اور آپ کے وصی کو اوصیاء پر فضیلت دی ہے۔ ان کے بعد آپ کو آپ کے دونوں اسوں حسن اور حسین سے عزت و کرامت عطا فرمائی ہے۔ ان کے والد کے گذر جانے کے بعد میں نے ”حسن“ کو اپنے علم کا سرچشمہ قرار دیا ہے اور ”حسین“ کو اپنی وحی کا خزانہ دار قرار دیا ہے۔ ان کو شہادت سے عزت دی اور سعادتیں ان پر تمام کی وہ تمام شہداء سے افضل ہیں میرے نزدیک ان کی شہادت کا درجہ بہت بلند ہے۔ میں نے اپنا مکمل کلمہ ان کے پاس قرار دیا اور ان کے پاس سے حجت بالغہ۔ ان کی عمرت کی بنا پر لوگوں کو ثواب اور عقاب دوں گا ان میں سب سے پہلے ”علی سید العابدین“ ہیں جو گذشتہ اولیاء کی زینت ہیں ان کے بعد ان کے فرزند جو

اپنے جد محمود سے مشابہ ہیں وہ ”محمد“ ہیں جو میرے علم کو عام کریں گے اور میری حکمت کا سرچشمہ ہیں۔ ”جعفر“ کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہو جائیں گے ان کی بات کو رد کرنا میری بات کو رد کرنا ہے۔ میں ”جعفر“ کی قدر و منزلت کو ضرور بالضرور مورد عجز و وقار قرار دوں گا۔ ان کے شیعوں، دوستوں اور مددگاروں کے تعلق سے ان کو ضرور مسرور کروں گا۔ ان کے بعد میں نے ”موسیٰ“ کو منتخب کیا ہے۔ ان کے بعد گھٹا ٹوپ فتنہ سرا اٹھائیں گے لیکن میرا سلسلہ نور (ہدایت) منقطع نہ ہو اور میری حجت پوشیدہ نہ رہے میرے اولیاء شقاوت کا شکار نہ ہوں۔ اگر ان میں سے کسی نے کسی ایک کا انکار کیا اس نے میری نعمت کا انکار کیا ہے اور میری کتاب کی آیت میں تحریف کی ہے میری طرف بے بنیاد باتوں کی نسبت دی ہے۔ میرے بندہ موسیٰ کے گزرنے کے بعد جو لوگ غلط باتوں کو عام کریں اور انکار کریں ان کے لئے جہنم ہے۔ جس نے ”آٹھویں“ کا انکار کیا اس نے میرے تمام اولیاء کا انکار کیا ”علی“ میرے ولی ہیں میرے ناصر ہیں میں ان کو نبوت (جیسی) ذمہ داریاں عطا کروں گا ان کو ایک ظالم و جابر شہید کرے گا۔ اس شہر میں شیرترین شقی مخلوق کے پہلو میں دفن کئے جائیں گے جس کو عبد صالح نے آباد کیا ہے۔ میں نے اپنے لئے لازم و ضروری قرار دیا ہے ان کے فرزند ”محمد“ کے ذریعہ ان کی آنکھوں کو روشن کروں گا وہ ان کے

بعد ان کے جانشین ہیں وہ میرے علم کے وارث ہیں میری حکمت کا سرچشمہ ہیں میرے رازدار ہیں میری مخلوق پر میری حجت ہیں جو بندہ ان پر ایمان لائے گا جنت اس کا ٹھکانہ قرار دوں گا ان کے خاندان کے ان ستر (۷۰) لوگوں میں ان کی شفاعت قبول کروں گا جو جہنم کے مستحق قرار پائے ہوں گے۔ ان کے فرزند ”علی“ پر سعادت کو تمام کروں گا وہ میرے ولی ہیں مددگار ہیں میری مخلوق پر میرے گواہ ہیں میری وحی کے امانتدار ہیں۔ میں ان (کے صلب) سے اس کو ظاہر کروں گا جو میرے راستہ کی طرف دعوت دینے والے ہیں میرے علم کے خزانہ دار ہیں۔ جن کا نام ”حسن“ ہے۔ پھر اس سلسلہ کو ان کے فرزند پر مکمل کروں گا جو تمام عالم کے لئے رحمت ہیں ان میں موسیٰ کا کمال عیسیٰ کی خوبصورتی، ایوب کا صبر ہے۔ ان کے زمانہ (غیبت) میں میرے اولیاء ذلیل کئے جائیں گے۔ ان کے سرظالموں کو اس طرح ہدیہ کئے جائیں گے جس طرح ترک و دیلم کے سر ہدیہ کئے جاتے تھے وہ قتل کئے جائیں گے جلائے جائیں گے خوف زدہ پریشان و حیران زندگی بسر کریں گے زمین ان کے خون سے رنگین کی جائے گی۔ عورتوں کی فریاد و بکاء کی آوازیں بلند ہوں گی۔

یہی حقیقتاً میرے اولیاء ہیں میں ان کے ذریعہ ہر گھٹا ٹوپ فتنہ کو ختم کروں گا ان کے ذریعہ تزلزل کو ختم کر دوں گا گرانی اور قید و بند کی

تکلیفوں کو دور کروں گا۔ اس کے رب کی طرف سے ان پر رحمت ہے اور
بس یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“

اس حدیث کے بارے میں ابو بصیر نے فرمایا اگر تم نے زندگی میں صرف
یہی ایک حدیث سنی ہوتی تو بہت کافی تھا۔ دوسروں سے اس کی حفاظت
کو صرف ان کو بتاؤ جو اس کے اہل ہوں۔“^۱

حدیث لوح سند کے اعتبار سے معتبر حدیث ہے علمائے حدیث نے حدیث لوح
کے مضمون کو متواتر قرار دیا ہے۔ اس حدیث میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے بعد
ان کے فرزند کا نہ صرف تذکرہ ہے بلکہ بعض خصوصیات کا بھی ذکر ہے۔ اب اگر کوئی
حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا انکار کرے تو کیا قول خدا اور رسول کا انکار نہیں ہے؟
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے فرزند امام حسن عسکری ہونے کا ذکر خدا نے فرمایا ہے۔ اگر
صرف یہی ایک حدیث ہوتی تو بھی امام مہدی علیہ السلام کی ولادت ثابت کرنے کے لئے
کافی تھی۔

چھٹی دلیل: ایک ایک امام کی بشارتیں

اہل بیت علیہم السلام کی روایتوں میں باقاعدہ پوری وضاحت کے ساتھ اس حقیقت کو
بیان کیا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کس امام کی کس نسل میں ہوں گے۔
اختصار کے پیش نظر صرف احادیث کی تعداد بیان کر رہے ہیں تفصیل کے طالب

^۱ منتخب الاثر، ص ۱۷۹-۱۸۳ بہ نقل عیون اخبار الرضا

افراد ”منتخب الاثر“ کا بغور مطالعہ فرمائیں احادیث کی تعداد اسی معتبر کتاب سے نقل کر رہے ہیں۔

۳۸۹ / حدیثیں	حضرت امام مہدی علیہ السلام اہل بیت علیہم السلام سے ہیں۔
۴۸ / حدیثیں	حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام و کنیت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام و کنیت ہے۔
۲۱۴ / حدیثیں	حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی نسل سے ہیں
۱۹۲ / حدیثیں	حضرت امام مہدی علیہ السلام جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی نسل سے ہیں
۱۰۷ / حدیثیں	حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرات حسنین علیہما السلام کی نسل سے ہیں
۱۸۵ / حدیثیں	حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی نسل سے ہیں
۱۴۸ / حدیثیں	حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی نوں نسل میں ہیں
۱۸۵ / حدیثیں	حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت زین العابدین علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔
۱۰۳ / حدیثیں	حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔
۱۰۳ / حدیثیں	حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی نسل سے ہیں
۹۹ / حدیثیں	حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی چھٹی نسل میں ہیں
۱۰۱ / حدیثیں	حضرت امام مہدی علیہ السلام امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔

۹۸ / حدیثیں	حضرت امام مہدی <small>علیہ السلام</small> حضرت امام موسیٰ کاظم <small>علیہ السلام</small> کی پانچویں نسل میں ہے۔
۹۵ / حدیثیں	حضرت امام مہدی <small>علیہ السلام</small> حضرت امام علی رضا <small>علیہ السلام</small> کی چوتھی نسل میں ہیں
۹۰ / حدیثیں	حضرت امام مہدی <small>علیہ السلام</small> حضرت امام محمد تقی <small>علیہ السلام</small> کی تیسری نسل میں ہیں
۹۰ / حدیثیں	حضرت امام مہدی <small>علیہ السلام</small> حضرت امام علی نقی <small>علیہ السلام</small> کی نسل میں ہیں۔
۱۴۶ / حدیثیں	حضرت امام مہدی <small>علیہ السلام</small> حضرت امام حسن عسکری <small>علیہ السلام</small> کے فرزند ہیں

اس طرح ۲۳۹۳ / حدیثیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کو بیان کر رہی ہیں۔ جو حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی نویں نسل میں ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی چھٹی نسل میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پانچویں نسل میں۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی چوتھی نسل میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی تیسری نسل میں۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ اگر اب تک حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت نہیں ہوئی ہے تو ان روایتوں کا کیا ہوگا۔ کیونکہ اگر اب تک ولادت نہیں ہوئی ہے اور آئندہ ہوگی تو اس کا مطلب صاف یہ ہے کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی نویں نسل میں نہیں نہ ہی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی چھٹی نسل میں نہ امام کاظم علیہ السلام کی پانچویں نسل میں نہ امام علی رضا علیہ السلام کی چوتھی نسل میں نہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی تیسری نسل میں اور نہ ہی وہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔

اتنی واضح روایتوں کا انکار وہی کر سکتا ہے جو دن دو پہر سورج کے وجود کا انکار

کرے۔ اس طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا انکار ائمہ علیہم السلام کا انکار ہے۔

ساتویں دلیل: علمائے اہل سنت اور ولادت حضرت امام مہدی علیہ السلام

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا تذکرہ اہل سنت کے بزرگ علماء نے اپنی کتابوں میں کیا ہے۔ خاتم المحدثین جناب شیخ حسین نوری طاب ثراہ نے اپنی کتاب کشف الاستار عن وجہ الغائب عن الابصار، میں اہل سنت کے چالیس علماء کا ذکر کیا ہے۔ جناب سعید الملت مولانا سید محمد سعید طاب ثراہ نے اپنی کتاب ”الامام الثانی عشر“ میں ۳۴ علماء کا ذکر کیا ہے ان کے علاوہ محقق عصر حضرت آقای سید علی حسینی میلانی دام ظلہ نے ۴۳ اور اہل سنت کے علماء کا ذکر کیا ہے جنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا تذکرہ کیا ہے۔ سید ثامر الحمیدی نے اپنی کتاب ”دفاع عن الکافی“ جلد ۱ ص ۵۶۸ میں اہل سنت کے ۱۲۸ علماء کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا اقرار کیا ہے۔ اختصار کے پیش نظر ذیل میں چند علماء کا تذکرہ کرتے ہیں۔

- ۱۔ سہل بن عبد اللہ البخاری۔ وفات ۳۴۱ھ کتاب سر السلسلۃ العلویہ ص ۳۹۔
- ۲۔ خوارزمی وفات ۳۸۷ھ۔ کتاب مفاتیح العلوم ص ۳۲ طبع لندن
- ۳۔ یحییٰ بن سلامۃ الخصکی الشافعی وفات ۵۶۸ھ بحقل تذکرہ الخواص ابن جوزی صفحہ ۳۶۰
- ۴۔ عبد اللہ بن محمد المفارقی وفات ۵۹۰ھ بحقل وفیات الاعیان ۲/۱۷۶/۱۵۶۲

۵- فرید الدین النیشاپوری الہمدانی وفات ۶۲۷ھ بمقتل ینابیع المودہ ۳۰/۳۱/۱۴۱۱
باب ۸۷

۶- سبط بن جوزی۔ وفات ۶۵۴ھ تذکرۃ الخواص صفحہ ۳۶۳۔

۷- محمد بن یوسف الکنجی الشافعی وفات ۶۵۸ھ کفایۃ الطالب آخری صفحہ

۸- ابن خلکان وفات ۶۸۱ھ وفيات الاعیان ۴/۶۶۷/۱۷۶۲۔

۹- عزیز بن محمد النسفی الصوفی وفات ۶۸۶ھ بمقتل از ینابیع المودہ ۳۳/۱۴۳۳
باب ۸۷۔

۱۰- کمال الدین عبدالرزاق الکاشانی وفات ۶۳۰ھ تحفۃ الاخوان فی خصائص
الفتیان۔ بمقتل۔ سرچشمہ تصوف در ایران۔ سعید نفیسی صفحہ ۲۱۶۔

۱۱- الجوبینی الحموی الشافعی وفات ۶۳۲ھ فراند السمطین ۲/۷۳۳۔

۱۲- اسماعیل بن علی ابوالفداء۔ وفات ۶۳۲ھ المختصر فی اخبار البشر ۲/۴۵۔

۱۳- شمس الدین محمد الذہبی وفات ۶۴۸ھ العبر فی خبر من غیر ۲/۳۱۲ مطبوعہ
کویت۔

۱۴- صلاح الدین الصفدی وفات ۶۴۲ھ الوافی بالوفیات ۲/۳۳۶۔

۱۵- محب الدین ابوالولید الحلبی الحنفی وفات ۶۱۵ھ۔ روض المناظر فی علم الاول

والاواخر ۱/۲۹۴)

- ١٦- ابن الصباغ المالکی وفات ٨٥٥ھ الفصول للمہمہ فصل ١٢ / ص ٢٨٤
- ١٧- سراج الدین محمد الواسطی الرفاعی وفات ٨٨٥ھ- صحاح الاخبار فی نسب السادة الفاطمیة الاخبار ١٢٣ مطبوعہ مصر ١٣٠٦۔
- ١٨- شمس الدین محمد بن طولون الحنفی ٩٥٣ھ- الائمة الاثنا عشر- ١١٤
- ١٩- حسین دیار بکری وفات ٩٦٦ھ تاریخ الخلیس ٢ / ٣٢٣۔
- ٢٠- عبد الوہاب الشعرانی الشافعی ٩٤٣ھ الیواقیت والجواهر ٢ / ١٢٣ مطبوعہ مصر
- ٢١- احمد الہیتمی الشافعی ٩٤٣ھ- الصواعق المحرقة ص ٢٠٤- پہلا ایڈیشن۔
- احمد الہیتمی الشافعی ٩٤٣ھ- الصواعق المحرقة ص ١٢٢- دوسرا ایڈیشن۔
- احمد الہیتمی الشافعی ٩٤٣ھ- الصواعق المحرقة ص ٣١٣ تیسرا ایڈیشن۔
- ٢٢- احمد القرمانی الحنفی ١٠١٩ھ اخبار الدول وآثار الاول / ٥٣٣ فصل ١١۔
- ٢٣- ابن عماد دمشقی الحسنبی ١٠٨٩ھ اشذرات الذهب ٢ / ١٢٨ / واقعات ٢٦٠
- ٢٤- عبد الملک المکی العصامی ١١١١ھ سمط النجوم العوالی فی انبیاء الاول والالتوالی ٢ / ١٣٤
- ٢٥- عبد اللہ الشبر اوی الشافعی ١١٤١ھ الاتحاف بحب الاشراف ٦٨۔
- ٢٦- عباس بن علی المکی ١١٨٠ھ انزہة الجلیس ٢ / ١٣٨۔
- ٢٧- محمد بن علی الصبان الشافعی ١٢٠٦ھ- اسعاف الراغبین ١٢٠۔
- ٢٨- ابن الورودی ١٢٠٩ھ- تاریخ الاسلام ١٩ / ١١٣۔

- ۲۹۔ ابن حجر العسقلانی ۸۵۲ھ۔ لسان المیزان ۱۱۹/۲۔
- ۳۰۔ الجامی الحنفی ۸۹۸ھ شواہد النبوة ۴۰۴-۴۰۵۔
- ۳۱۔ السمرقندی المدنی ۹۹۶ھ تحفة الطالب ص ۵۴۔
- ۳۲۔ شیخ ملا علی القاری ۱۰۱۴ھ مرقاۃ المفاتیح ۸۶۳/۳۹۔
- ۳۳۔ شیخ عثمان العثماني ۱۲۰۰ھ تاریخ الاسلام والرجال۔
- ۳۴۔ ابوالفخر محمد امین السویدی ۱۳۵۵ھ سبائک الذهب فی معرفتہ قبائل العرب ۷۸۔
- ۳۵۔ عبدالحق الدہلوی ۱۰۵۲ھ المناقب واحوال الائمة الاطہار علیہم السلام

یہ اہل سنت کے چند علماء کے نام ہیں جنہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں باقاعدہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا تذکرہ کیا ہے ان لوگوں نے کسی ایک حوالہ سے بات نقل نہیں کی ہے تاکہ یہ کہا جاسکے ان سب لوگوں نے صرف ایک حوالہ سے بات نقل کی ہے اور وہ حوالہ ضعیف ہے۔ ان علماء کا الگ الگ حوالوں سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت تسلیم شدہ حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔ جب بات اس قدر مشہور اور معتبر ہو جائے اس صورت میں اس سلسلہ کی ایک دو روایتوں کا ضعیف ہونا کوئی مفہوم نہیں رکھتا ہے۔

بہر حال اہل سنت کے علماء نے بھی یہ تسلیم کیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت ہو چکی ہے۔

آٹھویں دلیل: حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات

کسی کی ولادت کی ایک اہم دلیل لوگوں کا اس شخص سے ملاقات کرنا ہے زمانہ غیبت سے آج تک نہ معلوم کتنے ایسے خوش قسمت افراد ہیں جنہیں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کا شرف نصیب ہوا ہے یہ ملاقاتیں مختلف طرح سے واقع ہوئی ہیں کچھ لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا ہے بہت سے لوگوں نے عالم بیداری میں دیکھا ہے کچھ لوگوں نے ملاقات کے بعد پہچانا جس سے ملاقات ہوئی تھی۔ کچھ لوگوں نے ملاقات کے دوران پہچان لیا۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جس وقت ملاقات کو جا رہے تھے اسی وقت ان کو معلوم تھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کو جا رہے ہیں۔ یہ ملاقاتیں کسی ایک خاص گروہ سے متعلق نہیں ہیں ملاقات کا شرف حاصل کرنے والوں میں عالم، جاہل، شہری، دیہاتی، شیعہ، سنی، علماء، مراجع ہر طبقہ کے لوگ شامل ہیں۔ ملاقات کے واقعات تو بہت ہیں اگر ملاقات کا صرف ایک معتبر واقعہ ہو تب بھی یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت ہو چکی ہے۔ ملاقات اس سے ہوتی ہے جس کا عالم خارج میں وجود ہو جس کی ولادت نہ ہوئی ہو اس کا عالم خارج میں کوئی وجود نہیں ہے۔ اس بنا پر ملاقات دنیا میں موجود رہنے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

ہمارے متعدد علماء نے معتبر حوالوں سے ملاقات کے واقعات اپنی معتبر کتابوں میں ذکر فرمائے ہیں۔ بعض علماء نے ملاقات امام کے عنوان سے مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ اس وقت ہمارا ہدف ملاقاتوں کا تذکرہ نہیں ہے لہذا یہاں ملاقات کا ذکر

نہیں کر رہے ہیں لیکن ہر وہ شخص جس نے حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق کتابوں کا مطالعہ کیا ہوگا اس نے ضرور ان واقعات کو پڑھا ہوگا۔ ان واقعات کو اس قدر لوگوں نے الگ الگ انداز و حوالہ سے نقل کیا ہے جس کی بنا پر یہ کہنا غیر معقول ہے ان سب لوگوں نے واقعات گڑھ لئے ہیں اتنے لوگ اور وہ بھی اس قدر معتبر افراد جھوٹ پر متفق نہیں ہو سکتے ہیں۔ لہذا یہ ملاقاتیں بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کی ایک اہم دلیل ہے۔ آخر میں یہ بات بھی ذہن میں رہے یہ ملاقاتیں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ سے آج تک جاری ہیں یہ ملاقاتیں ان کی ولادت کے ساتھ اس وقت ان کے زندہ رہنے کی بھی دلیل ہیں۔

نویں دلیل: توقیعات

اصطلاح میں توقیعات ان خطوط اور جوابات کو کہتے ہیں جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جانب سے مختلف لوگوں کے نام آئے ہیں۔ یہ توقیعات چند طرح کی ہیں:-

۱] کچھ سوالات کے جوابات کی شکل میں ہیں۔

۲] کچھ براہ راست پیغامات ہیں۔

۳] کچھ اپنے ناسین کی تائید و تصدیق میں ہیں۔

۴] کچھ جھوٹے ناسین کی تردید اور ان پر لعنت پر مشتمل ہیں۔

۵] کچھ دعاؤں اور زیارتوں کی شکل میں ہیں۔

۶] اس کے علاوہ اور بھی عنادین ہیں۔

جب کسی کی طرف سے کوئی خط موصول ہوتا ہے اور وہ اس کے ہاتھ کی تحریر ہوتی ہے تو اس بات کی واضح دلیل ہے جس وقت یہ خط تحریر کیا جا رہا تھا صاحب خط زندہ تھا۔ یہ تحریر اس کی زندگی کی دلیل ہے۔ کیونکہ نہ اس شخص کی تحریر موصول ہوتی ہے جو دنیا میں نہیں آیا ہے اور نہ ہی اس شخص کی تحریر موصول ہو سکتی ہے جو دنیا سے چلا گیا ہے۔

اس بنا پر وہ تمام توقیعات جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں جن کو معتبر اسناد سے معتبر علماء نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت اور ان کے وجود پر دلیل ہیں یہ بات ذہن میں رہے معتبر توقیع معتبر حدیث کا درجہ رکھتی ہے اس بنا پر علماء اور فقہا توقیع سے استدلال کرتے ہیں اور اپنے فتوؤں کی دلیل قرار دیتے ہیں۔

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ”کمال الدین وتمام النعمہ“ میں باب ۴۵ ”ذکر التوقیعات الواروہ عن القائم علیہ السلام“ میں ۵۲ توقیعات نقل فرمائی ہیں بضر محال اگر تمام توقیعات سند کے اعتبار سے نہایت معتبر نہ ہوں بلکہ صرف چند ایک معتبر ہوں تب بھی حضرت ولی عصر ارواحنا الفداء کے وجود مبارک اور وقت توقیع ان کے وجود اور ولادت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس کے بعد بھی کوئی حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا انکار کرے یا اس میں شک کرے وہ اس شخص کی طرح ہے جو دو پہر میں اپنی آنکھ بند کر کے سورج کا انکار کرے۔

دسویں دلیل: روائیان ولادت

آج کچھ لوگ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا اس بنا پر انکار کرتے ہیں کہ اس کی گواہ جناب حکیمہ خاتون ہیں۔

اس طرح کے لوگوں سے میرا مودبانہ سوال ہے قدیم ایام سے آج تک ولادت کا طریقہ کیا ہے۔ اس زمانہ میں جب حیا اور غیرت بہت حد تک کم ہو گئی ہے کیا ولادتیں منظر عام پر ہوتی ہیں اور مرد اس پر گواہ ہوتے ہیں۔ جس وقت ولادت کے لئے کوئی خاتون ”لیبر روم“ میں جاتی ہے اور کچھ دیر بعد ولادت کی خبر آتی ہے تو عام طور سے ایک ”نرس“ خبر لاتی ہے اور سب لوگ اس کو تسلیم کر لیتے ہیں کوئی ایک بھی یہ دریافت نہیں کرتا کیا یہ ”نرس“ معتبر ہے؟ اور یہ تو صرف ایک ”نرس“ ہے چار ہونا چاہیئے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کو جناب موسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے تشبیہ دی گئی ہے فرعون اور فرعونوں کے خوف سے جناب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے یہاں بھی آثار حمل نمایاں نہیں ہوئے تھے مگر ولادت ہوئی۔ اسی طرح بنی عباس کے خوف سے جناب نرجس خاتون کے یہاں آثار حمل ظاہر نہیں ہوئے مگر وقت معینہ پر ولادت ہوئی۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ صرف جناب حکیمہ خاتون نے ولادت کی خبر نہیں دی ہے خود امام وقت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ولادت کی خبر دی ہے۔ ساری دنیا میں یہی طریقہ رائج ہے والد اپنے فرزند کی ولادت کی خبر دیتے ہیں اور پوری دنیا اسی

طریقہ کو قبول کرتی ہے ”برتھ سارٹیفکیٹ“ بھی والد کی خبر پر دیا جاتا ہے اس سے گواہ طلب نہیں کئے جاتے ہیں۔ یہ تو اس صورت میں ہے جب نومولود کی جان کو کوئی خطرہ نہ ہو اگر نومولود کی جان کو خطرہ ہو تو کیا کوئی عقلمندان حالات میں ولادت کی خبر کو عام کرے گا۔ ہرگز نہیں تعجب ہے ان لوگوں پر جو اُس زمانہ کے حالات سے باخبر ہوں اور وہ اس طرح کی باتیں کریں۔ یہ بات پھر عرض کرتے چلیں لوگوں کو کیا پوری دنیا کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر نور سے اپنی حکومت و طاقت و اقتدار کو خطرہ ہے اس بنا پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا انکار کر رہے ہیں جب اس نام کا کوئی موجود ہی نہیں ہے تو ظہور کیا ہوگا۔ آپ یقین کریں ظہور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وہ ضرور بالضرور ہوگا۔ دنیا کی کوئی بھی طاقت اس کو ٹال نہیں سکتی ہے۔

بہر حال راویان ولادت حضرت امام مہدی علیہ السلام میں خود حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ہیں۔ جناب آیۃ اللہ لطف اللہ صافی طاب ثراہ نے اپنی کتاب ”منتخب الاثر“، فصل ۳ کے پہلے باب میں جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت اور ان کی والدہ سے متعلق ہے۔ الباب الاول۔ فی ولادته و کیفیتہا، تاریخہا و بعض حالات امہ و اسمہا علیہما السلام - ۲۱۴ حدیثیں نقل کی ہیں کیا اس قدر حدیثوں کو ضعیف اور غیر معتبر قرار دیا جاسکتا ہے۔

جناب فضل بن شاذان نہایت معتبر راوی ہیں۔ ۲۶۰ھ میں ان کی وفات ہوئی یعنی وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت (۲۵۵ھ) میں زندہ تھے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ان کے بارے میں فرمایا ہے:

أَغْبَطَ أَهْلَ خُرَّاسَانَ بِمَكَانِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ كَوْنِهِ بَيْنَ
أَظْهُرِهِمْ^۱.

اہل خراسان کو فضل بن شاذان پر فخر کرنا چاہیے کہ وہ ان کے درمیان
موجود ہیں۔

جناب علامہ حلی نے ان کے بارے میں فرمایا ہے:

وكان ثقة جليلا فقيها متكلما له عظم شأن في هذه الطائفة^۲
نہایت معتبر تھے محترم تھے فقیہ تھے متکلم تھے اس طائفہ (شیعہ) میں
ان کی بڑی شان ہے۔

جناب فضل بن شاذان کی کتاب ہے۔ ”مختصر اثبات الرجعة“ اس کتاب کو
جناب السید باسم الموسوی نے تحقیق کے ساتھ گرانقدر مجلہ ”تراثنا“ کے شمارہ ۱۵/جمادی
الاولیٰ ۱۴۰۹ھ میں شائع کیا ہے اس مجلہ کے صفحہ نمبر ۲۱۱ پر گیارہویں حدیث اس طرح
نقل کی ہے۔

محمد بن علی بن حمزہ بن الحسن بن عبید اللہ بن العباس بن علی بن ابی طالب علیہ السلام
سے روایت ہے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا:

قَدْ وُلِدَ وَلِيُّ اللَّهِ وَ حُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ وَ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي

۱ اختصار معرفة الرجال ج ۱۰۲۷

۲ خلاصة الاقوال، ص ۲۲۹

مَحْتُونًا، لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةِ تَحْمِيسٍ وَ تَحْمِيسِينَ وَ
مِائَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

۱۵ شعبان ۲۵۵ھ طلع فجر کے وقت اللہ کے ولی بندوں پر اس کی حجت
اور میرے جانشین کی ولادت ہوئی اور وہ ختنہ شدہ تھے۔

ایک دوسری حدیث میں احمد بن اسحاق بن عبد اللہ اشعری کی روایت ہے۔ میں
نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يُخْرِجْنِي مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى أَرَانِي الْخَلْفَ مِنْ
بَعْدِي أَشْبَهَ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ (ص) خَلْقًا وَ خُلُقًا يَحْفَظُهُ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي غَيْبَتِهِ ثُمَّ يُظْهِرُهُ فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا
وَ قِسْطًا كَمَا مَلَأَتْ جُورًا وَ ظُلْمًا^۱

”حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھایا جب
تک میرا جانشین مجھے نہیں دکھا دیا۔ وہ صورت اور سیرت میں حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہ ہیں۔ خدا ان کی غیبت میں ان
کی حفاظت کرے گا پھر ان کو ظاہر کرے گا وہ زمین کو عدل و انصاف
سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“

اس روایت میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کے ساتھ ساتھ صورت و
سیرت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت، ان کی غیبت، غیبت

میں ان کی حفاظت پھر ان کے ظہور اور ظہور کے بعد زمین کا عدل و انصاف سے بھر جانے کا ذکر ہے۔

محمد بن عبدالجبار سے روایت ہے۔ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا:

اے فرزند رسول میں آپ پر قربان۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں آپ کے بعد امام اور مخلوقات پر خدا کی حجت کون ہے؟

فرمایا:

إِنَّ الْإِمَامَ وَحُجَّةَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِي ابْنِي سَمِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَذِيهِ الَّذِي هُوَ خَاتَمُ حُجَجِ اللَّهِ وَآخِرُ خُلَفَائِهِ^۱

میرے بعد امام اور حجت میرا فرزند ہے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نام اور ہم کنیت ہے وہی خدا کی آخری حجت اور اس کا آخری جانشین ہے۔

سلیمان قندوزی نے اپنی کتاب ینایع المودۃ ص ۴۶۰ پر یہ عبارت نقل کی ہے:

وُلِدَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ (ع) وَلَدٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَعَرَضَهُ عَلَى أَصْحَابِهِ يَوْمَ الثَّلَاثِ وَقَالَ هَذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي وَخَلِيفَتِي

^۱ اثبات الهداة، ج ۵، ص ۱۹۶

عَلَيْكُمْ وَهُوَ الْقَائِمُ الَّذِي تَمْتَدُّ إِلَيْهِ الْأَعْنَاقُ بِالْإِنْتِظَارِ
فَإِذَا امْتَلَأَتِ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا خَرَجَ فَمَلَأَهَا قِسْطًا وَ
عَدْلًا^۱

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے یہاں ایک فرزند کی ولادت ہوئی جس
کا نام محمد رکھا اور تیسرے دن اپنے اصحاب کو دکھایا۔ اور فرمایا:
میرے بعد یہ تمہارے امام ہیں تمہارے درمیان میرے جانشین ہیں یہ
وہی قائم ہیں لوگ سراٹھا کر جن کا انتظار کر رہے ہیں جس وقت زمین ظلم و
جور سے بھری ہوگی یہ ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر
دیں گے۔

کیا ان مستحکم دلیلوں کے بعد بھی کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی
ولادت نہیں ہوئی ہے۔ ان دلیلوں کی روشنی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا
انکار کرنا قرآن، رسول اور اہل بیت علیہم السلام کا انکار کرنا ہے۔ خدا کی سنت کا انکار کرنا
ہے۔ خدا کے لئے نہیں بلکہ خدا کے خلاف لوگوں کے حق میں حجت قرار دینا ہے۔

خدا ہم سب کو اس آخری زمانہ کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اس وقت حضرت
امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا انکار کرنے والوں کو دیکھ کر حضرت امام موسیٰ کاظم اور
حضرت امام علی نقی علیہما السلام کی یہ حدیث یاد آ جاتی ہے جس میں امام نے فرمایا:-

^۱ کمال الدین، ج ۲، ص ۳۳۱

صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ مَنْ يَقُولُ النَّاسُ لَمْ يُوَلِّدْ بَعْدُ
 صاحب امر کے بارے میں لوگ کہیں گے۔ ”ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے
 ہیں۔“

امتحان اور شدید امتحان

خداوند عالم نے امامت و ولایت اہل بیت علیہم السلام کی شکل میں وہ عظیم نعمت مرحمت فرمائی ہے جس کی کوئی مثل و نظیر نہیں۔ اہل بیت علیہم السلام نے ہر دور میں ہر میدان میں رہنمائی فرمائی ہے انھوں نے آخری زمانہ کے فتنوں سے بہت پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔ یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ اس فتنہ میں اس امتحان اور آزمائش میں کون ثابت قدم رہے گا اور کون ہلاک ہوگا۔ اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا انکار کچھ ایسے لوگ کر رہے ہیں جو ایک زمانہ میں اس کے قائل تھے اور اس کو اپنی تحقیق غیر تحقیق کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بہت پہلے ہی اس امتحان و آزمائش کی خبر دی تھی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اس آزمائش میں کون ناکام ہوگا۔ فرماتے ہیں:

إِنَّ حَدِيثَكُمْ هَذَا لَتَشْبَهُتُ مِنْهُ قُلُوبُ الرِّجَالِ فَمَنْ أَقْرَبَهُ
 فَرِيدُوهُ وَ مَنْ أَنْكَرَهُ فَذَرُوهُ إِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ فِتْنَةً
 يَسْقُطُ فِيهَا - كُلُّ بَطَانَةٍ وَ وِلِيَّةٍ [۳] حَتَّى يَسْقُطَ فِيهَا مَنْ

يَشُقُّ الشَّعْرَ بِشَعْرَتَيْنِ حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا لِحْنٌ وَشَيْعَتُنَا^۱

جناب محمد صالح المازندرانی نے اپنی کتاب ”شرح اصول الکافی“ ج ۶ ص ۳۴۱۔ اس حدیث کی تشریح اس طرح فرماتے ہیں:

اس حدیث سے بعض لوگوں کے دل راضی نہیں ہوں گے۔ فرماتے ہیں حدیث سے یہ مراد ہے۔ لوگ حضرت ولی عصر علیہ السلام کے وجود سے ان کے ظہور سے دنیا پر ان کی عالمی حکومت سے خوش نہیں ہوں گے یعنی لوگوں کو ان کی عالمی حکومت پسند نہ ہوگی۔

اس آزمائش اور امتحان میں وہ لوگ ناکام ہوں گے جو ظاہراً بہت قریب ہوں گے اندر کی بات سے واقف ہوں گے خاص الخصاص افراد ناکام ہوں گے اور وہ لوگ ہلاک ہوں گے جو ایک بال کو دو بال میں تقسیم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں گے۔ یعنی دقیق نظر اور وسیع مطالعہ کے مالک ہوں گے۔

اس وقت کے موجودہ حالات اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت اور ان کے وجود پر طرح طرح کے اعتراضات اس حدیث کے صحیح ہونے کے لئے کافی ہے۔

ایک اور دلیل

حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق روایتیں متواتر ہیں تمام علماء نے ان روایتوں کو قبول کیا ہے۔ ان روایتوں میں جہاں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا تذکرہ کیا گیا ہے

^۱ کافی، ج ۱، ص ۳۷۰

وہاں ان کی غیبت اور غیبت کے حالات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ حضرت رسول خدا ﷺ سے لے کر حضرت امام مہدی علیہ السلام تک ہر ایک نے ان کی غیبت کا تذکرہ کیا ہے اور جب غیبت کا تذکرہ ہوا تو لوگوں نے یہ بھی دریافت کیا لوگ ان کی غیبت کے زمانہ میں ان کے وجود مقدس سے کس طرح استفادہ کریں گے۔ حضرت رسول خدا ﷺ اور ائمہ علیہم السلام نے جواب فرمایا ”جس طرح بادلوں میں پوشیدہ سورج سے استفادہ کرتے ہیں۔“

یہ بات ذہن میں رہے۔ غیبت اس کی ہوتی ہے جو موجود ہو پیدا ہو چکا ہو جو پیدا ہی نہیں ہوا ہو اس کی غیبت کا کیا سوال۔ غیبت کی روایتیں اس قدر زیادہ ہیں ہمارے علماء نے اس موضوع پر مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ اس طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت اور اس وقت ان کے وجود کا انکار کرنا یا اس میں شک و تردید کرنا ان تمام روایتوں کی تکذیب ہے یہ تکذیب کا سلسلہ علماء محدثین، راویان حدیث سے ہوتا ہوا خود اہل بیت علیہم السلام تک پہنچتا ہے۔ خداوند عالم ہم سب کو اس طرح کی جہالت، جسارت و ہلاکت سے محفوظ رکھے۔

ائمہ علیہم السلام نے جہاں زمانہ غیبت کے فتنوں سے آگاہ فرمایا ہے وہیں اس دور میں ثابت قدم رہنے کا طریقہ بھی بتایا ہے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے جناب احمد بن اسحاق کو جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دیدار سے سرفراز فرمایا تو منجملہ باتوں کے یہ بھی فرمایا:

يَا أَحْمَدَ بْنَ إِسْحَاقَ مَثَلُهُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مَثَلُ الْحَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَثَلُهُ

مَثَلُ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَاللَّهُ لِيَغِيْبَنَّ غَيْبَةً لَا يَنْجُو فِيهَا مِنَ
الْهَلَاكَةِ إِلَّا مَنْ ثَبَّتَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْقَوْلِ بِإِمَامَتِهِ وَوَفَّقَهُ
فِيهَا لِلدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ فَرَجِهِ^۱

’اے احمد بن اسحاق اس امت میں ان کی مثال جناب خضر علیہ السلام اور
جناب ذوالقرنین کی طرح ہے۔ خدا کی قسم وہ ضرور بالضرور غیبت
اختیار کریں گے اس زمانہ غیبت میں ہلاکت سے صرف وہ نجات پائے
گا جس کو

(۱) خداوند عالم ان کی امامت کے عقیدہ پر ثابث قدم رکھے گا۔

(۲) اور جن کو ان کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرنے کی توفیق عطا
فرمائے گا۔

ائمہ علیہم السلام نے روز اول سے ان لوگوں کی ہلاکت اور گمراہی کی خبر دے دی ہے
جو ایک زمانہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت و امامت کے قائل تھے اور بعد میں
گمراہ ہو کر ہلاکت سے ہمکنار ہو گئے۔

آخری بات

ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ بات آئے اس قدر واضح دلیلوں اور مستحکم ثبوت

^۱ کمال الدین، ج ۲، ص ۳۸۴

کے باوجود لوگ کیوں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا انکار کرتے ہیں؟

اس کا آسان سا جواب یہ ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں صحابہ اور حاجیوں کے درمیان دن دوپہر میدان غدیر میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت بلا فصل، امامت اور ولایت کا اعلان فرمایا۔ سب سے اقرار لیا سب سے بیعت کر لی اس کے باوجود لوگوں نے اس کا انکار کر دیا۔ جب لوگ بیعت کرنے کے بعد دن دوپہر کے اعلان کا انکار کر سکتے ہیں بھلا سکتے ہیں تو اس ولادت کے انکار میں کتنی دیر لگے گی جو مخفی طور پر ہوئی تھی۔ البتہ یہ بات بھی ذہن میں رہے جو حشر اعلان غدیر کا انکار کرنے والوں کا ہوگا وہی حشر ان لوگوں کا بھی ہوگا جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت اور ان کے وجود کا انکار کریں گے۔ خدا ہم سب کو ان سب باتوں سے محفوظ رکھے۔ بحق محمد وآلہ الطاہرین

يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الصُّرُورَ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ
فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ

الحمد لله اولاً و آخراً

مہدی

ترتیب و پیشکش

ایسوسی ایشن آف امام مہدیؑ

پوسٹ بکس نمبر ۱۹۸۲۲، ممبئی ۴۰۰۰۵۰

